# سورۂ کوثر اور ردِّ مرزائیت

مصنف

محقق اہلسنّت مفتی سجاد علی فیضی صاحب

تحریک فدایانِ ختم نبوت (پاکستان)

نام کتاب ...... سورۂ کوثر اور ردِّ مرزائیت

مصنف ...... محقق اہلسنّت علامہ سجاد علی فیضی صاحب

پسند فرمودہ ...... پیر سیّد رضا حسین شاہ صاحب قندھاری مدظلہ

نظر ثانی مولانا محمد عمران فیضی صاحب مدرس جامعہ فیضیہ

تاریخ اشاعت اوّل ...... ستمبر ۲۰۱۹

صفحات ...... 48

تعداد ...... ۱۱۰۰

کمپوزنگ و ڈیزائننگ سبحان کمپیوٹرز اینڈ پرنٹرز 0301-7008928 0333-8805528


## ملنے کے پتے

- ...... دار العلوم جامعہ فیضیہ تاندلیانوالا فیصل آباد فون نمبر: 0332-3409714
- ...... مکتبہ شہید ختم نبوت، جامعہ اکبریہ فیض العلوم اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)
  فون نمبر: 0333-3333044
- ...... المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑ والا روڈ فیصل آباد
  فون نمبر: 0321-7031640
- ...... جامعہ حنفیہ ۴۳۷ گ۔ب سمندری (فیصل آباد)
  فون نمبر: 0344-8672550

# وحدت کا سرِّ عیاں ہیں محمد

وحدت کا سرِّ عیاں ہیں محمد
رحمت کا سارا جہاں ہیں محمد

مجھے خوف کیسے ہو روزِ حشر کا
میرا سہارا اماں ہیں محمد

جہاں تک خدا کی خدائی ہے پھیلی
وہاں تک کرم کا نشاں ہیں محمد

پردے دَنٰی کے اُٹھے جن کی خاطر
عرشوں کے وہ مہماں ہیں محمد

جس کی بلندی کو اللہ ہی جانے
عظمت کا وہ آسماں ہیں محمد

دیکھا جو عشق و محبت سے فیضیؔ
تو سارے کا سارا ایماں ہیں محمد

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(فیضیؔ)



# احوال واقعی

استاذی مکرم، سلطان الادب، جامع المعقول والمنقول علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب زید شرفہ شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ لاہور نے (آپ کی زیارت و ملاقات کے وقت) کئی بار فقیر کو ترغیباً ارشاد فرمایا کہ ''مرزائیوں کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک کا جواب لکھیں۔'' (کیونکہ وہ حضرات اس کتاب کو بڑا مدلل اور اپنے مذہب کا انسائیکلو پیڈیا سمجھتے ہیں)

پھر

رمضان شریف ۲۰۱۸ء میں راقم نے ۹۲ ٹی وی چینل کے پروگرام نورِ قرآن میں عقیدہ ختم نبوت پر بالدلائل تفصیلی گفتگو کی۔ جس کے بعد پروگرام کے اینکر جناب ڈاکٹر مجاہد احمد صاحب نے مجھے ایک تحریر واٹس ایپ کی جس میں مرزائیوں کی طرف سے اجرائے نبوت (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی نبوت جاری ہے، نعوذ باللہ) کے دلائل تھے۔

ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے کہ ان کا جواب مانگا گیا ہے۔ بحمد اللہ راقم نے ان کا جواب دیا۔

یونہی:

ایک علمی نشست میں بیٹھے ہوئے مناظر اسلام علامہ کاشف اقبال مدنی صاحب (حال مقیم ستیانہ بنگلہ فیصل آباد پاکستان) فرمانے لگے کہ مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ تم لوگ اپنی تحریروں اور تقریروں میں صرف اور صرف ہمیں گالیاں دیتے ہو۔ اجرائے نبوت پر پیش کئے گئے ہمارے سینکڑوں دلائل کا جواب نہیں دیتے، نہ ہی دے سکتے ہو۔

کاشف صاحب کہنے لگے کہ یہ کام بہت اہم ہے اور فوراً کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ یہ ذمہ داری لیں۔

یہ اور اس جیسے دیگر کئی اسباب تھے جنہوں نے مجھ فقیر بے مایہ کے دِل میں نہ تھمنے والی ایک تحریک پیدا کر دی۔ پھر رب تعالیٰ سے اس پاک مشن کے لئے توفیق رفیق چاہی اور اپنے آقا و مولا تاجدار ختم نبوت ﷺ سے اس کی تسہیل و تکمیل اور شرح صدر کیلئے استغاثہ کیا۔

اور اس بابت مرزائیوں کے پیش کردہ دلائل کو یکجا کر کے جب انفرادی طور پر ان میں سے ہر دلیل کے جوابات لکھے جانے لگے تو وہ تقریباً ۱۵۰۰ تک پہنچ گئے اور مسودہ بھی کئی جلدوں کو محیط ہو گیا۔

ع

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

## خصوصی التماس:

قارئین کرام! سے گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ رب تعالیٰ اس کی اشاعت کے غیبی اسباب پیدا فرمائے تاکہ یہ علمی و تحقیقی خزانہ جلد از جلد اہل اسلام کے ہاتھوں میں پہنچے۔

یہ مقالہ (سورۂ کوثر اور رد مرزائیت) جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جو بعض مخلص احباب کے بالتکرار حکم سے شائع کیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت فقیر حقیر کی اس ادنیٰ کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اسے میرے اور میرے جملہ محبین و معاونین کی بے حساب مغفرت کا ذریعہ بنائے۔

**آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام**

ختم نبوت کا ادنیٰ خادم

ابوسعید سجاد علی فیضی

۲۰۱۹-۰۹-۱۳ بروز جمعۃ المبارک



# الاھداء

ہدیہ عقیدت برائے

قطب الاقطاب، آفتاب نقشبندیت، غوث زماں، حضور قبلۂ عالم (راقم کے دادا مرشد)

## حضرت پیر سید فیض محمد شاہ صاحب

المعروف پیر قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

حاجی الحرمین، غریب نواز، نقش قندہاری

## حضرت پیر سید حسین علی شاہ صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴ گ ب فیض آباد شریف تاندلیانوالہ فیصل آباد

و

سیدی و مرشدی، امین و قاسم فیض قندہاری شیخ کامل

## حضرت پیر سید اکبر علی شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی

(کوٹلی میانی شریف، گوجرانوالہ)

و

قاطع مرزائیت، معمار مجاہدین ختم نبوت،

اجمل العلماء سند الفضلاء، شہیدِ ختمِ نبوت سیدی و مولائی و استاذی

حضرت علامہ صاحبزادہ

## پیر سید محمد اجمل گیلانی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ

اکبر آباد کوٹلی میانی شریف (گوجرانوالہ)

اِنَّآ اَعۡطَيۡنٰكَ الۡكَوۡثَرَؕ‏ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانۡحَرۡؕ‏ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ۝٣

''اے محبوب بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں
تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بے شک جو
تمہارا دشمن ہے وہی ہر چیز سے محروم ہے۔'' (سورہ کوثر،۱ تا ۳)

## مرزائیوں کی باطل تاویل:

انا اعطینٰك الکوثر سے جہاں امکان نبوت ظاہر ہے وہاں نبی کریم کی امت میں سے ہی نبی کا ہونا اظہر من الشّمس ہے۔

ہمارے نزدیک اس سے مراد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ ہی ہیں جو آں حضرت کی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث ہوئے ہیں۔
(ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۹۷ از قاضی نذیر قادیانی وخلاصۂ عبارات انوار القرآن ج آخری ص ۳۰۰ از بشارت قادیانی، مسئلہ وحی ونبوت کے متعلق اسلامی نظریہ ص ۲۹۳ تا ۲۹۵ از مرزا بشیر الدین، انوار العلوم ج ۲۳ ص ۲۹۳ تا ۲۹۵ مجموعہ تصانیف مرزا بشیر)

## جواب نمبر ۱:

پوری تاریخ اسلامی کی لکھی گئی سینکڑوں معتبر تفاسیر میں سے کوئی ایک ایسا مستند حوالہ پیش کریں جس میں سورۃ درج بالا سے امکان نبوت پر استدلال کیا گیا ہو اور یہ کہا گیا ہو کہ ''کوثر'' سے مراد مرزا غلام قادیانی ہے؟ ہمارا یہ مطالبہ بطور قرض کے پوری قوم مرزائیہ کے سر پر ہے۔

## جواب نمبر ۲:

اور کچھ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنی اس باطل تاویل کو اپنے باپ مرزا قادیانی کے درج ذیل مسلمہ تفسیری معیاروں کی روشنی میں ہی ثابت کر دیکھاؤ۔



۱۔ تفسیر القرآن بالقرآن (مع مستند تفسیری شہادت کے)

۲۔ تفسیر القرآن باقوال النبی ﷺ (جو خاص کر کے اس سورۃ کی تفسیر اور اجرائے نبوت کے بارے ہو۔)

۳۔ تفسیرا لقرآن باقوال الصحابة (جو خاص کر کے اسی کی تفسیر میں آئے ہوں، مع مستند حوالہ کے)

۴۔ تفسیر القرآن باللغة العربیه۔ کسی معتبر لغت کا حوالہ جس میں کوثر بمعنی ''مرزا غلام قادیانی ہو''۔

## جواب نمبر ۳:

قارئین کرام!

''الکوثر'' سے کیا مراد ہے تفاسیر اسلامی میں اس بارے بہت سارے اقوال ہیں لیکن ان میں سے کسی میں بھی نہ تو امکان نبوت کا شبہ نکلتا ہے نہ اس سے مراد مرزا غلام قادیانی لیا گیا ہے۔ فقیر فیضی کے تتبع اور تلاش میں اس بارے جتنے اقوال آسکے ان میں مفسرین کی اکثریتی رائے یہ ہے کہ کوثر سے مراد نہر ہے۔

ملاحظہ ہو:

تفسیر درمنشور میں ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جب سورۃ کوثر نازل ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا:

هل تدرون ما الكوثر؟

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ کوثر کیا ہے؟''

صحابہ نے عرض کیا:

الله ورسوله اعلم

''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔''

آپ نے فرمایا:

**هو نهر اعطانيه ربي**

''یہ وہ نہر ہے جو میرے رب نے مجھ کو عطا فرمائی ہے۔''

(ج۸،ص۵۸۹)

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر اس مضمون کی بائیس (۲۲) احادیث نقل فرمائی ہیں تفصیل کے لئے اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس قول کو درج ذیل تفاسیر کے اندر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹۔ تفسیر جلالین ص ۵۱۷۔ تفسیر ملا علی قاری ج ۵ ص ۳۷۸۔ تفسیر ابی سعود ج ۶ ص ۴۷۷۔ تفیسر صاوی ج ۶ ص ۲۴۳۵۔ تفسیر ابن عباس ص ۶۰۲۔ تفسیر قرطبی ج ۲۰ ص ۱۹۸۔ تفسیر ماوردی ج ۴ ص ۳۵۴۔ تفسیر روح المعانی جزء ۱۰ ج ۱۵ ص ۴۴۰۔ تفسیر جمالین ج ۲ ص ۵۰۶۔ تفسیر کشاف ص ۱۵۲۳۔ تفسیر مظہری ج ۷ ص ۴۹۱۔ تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۶۲۴۔ تفسیر مدارک ج ۳ ص ۶۸۶۔ تفسیر جمل ج ۸ ص ۴۱۷۔ تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۳۔ تفسیر خازن ج ۷ ص ۲۵۰۔ تفسیر ابن کثیر مترجم ج ۵ ص ۵۳۷)

ثابت ہوا کوثر سے مراد جنتی نہر ہے نہ کہ مرزا غلام قادیانی

## جواب نمبر ۴:

کوثر سے مراد ''حوض کوثر'' ہے۔ اس پر تفسیری شہادت ملاحظہ ہو:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

**هو حوض ترد عليه امتي يوم القيامة**

''کوثر سے مراد میرا وہ حوض ہے جس پر بروز قیامت میری امت وارد ہوگی۔''

(تفسیر بغوی ج ۴، ص ۶۹۹، تفسیر جلالین ص ۵۱۷، تفسیر قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، تفسیر ماوردی ج ۴، ص ۳۵۴، تفسیر جمالین ج ۲ ص ۵۰۶۔ تفسیر مظہری ج ۷،



ص ۴۹۱ تفسیر روح البیان، ج ۱۰، ص ۶۳۴، تفسیر مدارک ج ۳، ص ۶۸۵، تفسیر جمل ۸، ص ۴۱۷، تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۲)

## جواب نمبر ۵:

''کوثر'' سے مراد قرآن مجید ہے: **هو القرآن العظيم**

''اس سے مراد قرآن مجید ہے۔''

(تفسیر بغوی ج ۴، ص ۶۹۹، تفسیر ابی سعود، ج ۴، ص ۷۷۴، جلالین ۵۱۷، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، درمنسور ج ۸، ص ۵۹۳، ابن عباس ص ۶۰۲، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، روح المعانی ج ۱۵، جزء ۳۰، ص ۴۴۱، مظہری ج ۷، ص ۴۹۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵)

## جواب نمبر ۶:

کوثر سے مراد نبوت محمدیہ علی صاحبها التحية والثناء ہے۔

**قال عكرمة النبوة**

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں اس سے مراد نبوت ہے۔

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹، ملا علی قاری ج ۵، ص ۳۷۸، ابی سعود ج ۶، ص ۴۷۷، صاوی ج ۶ ص ۲۴۳۶، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، ماوردی ج ۶، ص ۳۵۴، روح المعانی ج ۱۵، جز ۳۰، ص ۴۴۱، مظہری ج ۷، ص ۴۹۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵)

## جواب نمبر ۷:

کوثر سے مراد خیر کثیر ہے:

**عن ابن عباس قال: ''الكوثر'' الخير الكثير الذى اعطاه الله اياه**

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ کوثر

سے مراد وہ ''خیر کثیر'' ہے جو رب تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔''

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۶۹۹، ابی سعود ج ۶ ص ۷۷۴، جلالین ۵۱۷، ماروری ج ۶، ص ۳۵۵، روح المعانی ج ۱۵، جزء ص ۳۰ ص ۴۴۱، مظہری ج ۷ ص ۴۹۲، مدارک ج ۳ ص ۶۸۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱ ص ۳۱۲، کشاف ص ۱۵۲۳)

## جواب نمبر ۸:

کوثر سے مراد مقام شفاعت و مقام محمود ہے۔

**الکوثر ھو المقام المحمود**

کوثر سے مراد مقام محمود ہے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۶، روح المعانی ج ۱۵، جز ۳۰، ص ۴۴۱، ملا علی قاری ج ۵ ص ۸۷۳)

## جواب نمبر ۹:

کوثر سے مراد خُلق عظیم ہے۔

**ان الکوثر ھو الخلق الحسن**

''بے شک کوثر سے مراد اچھا اخلاق ہے۔''

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۶)

## جواب نمبر ۱۰:

کوثر سے مراد تبعین کی کثرت ہے۔

**کثرۃ الاتباع**

کوثر سے مراد اتباع کرنے والوں کی کثرت ہے۔

(تفسیر صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵، ملا علی قاری ج ۵، ص ۸۷۳، ابی سعود ج ۶، ص ۷۷۴، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، ماروری ج ۶، ص ۳۵۵، جمالین ج ۲، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)



## جواب نمبر ۱۱:

کوثر سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کی کثرت مراد ہے۔

(کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۳، ملا علی قاری ج ۵، ص ۸۷۳، ابی سعود ج ۶، ص ۷۷۴، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱، جمالین ج، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## فائدہ:

اولاد سے مراد ہے آپ کی نسل مبارک (کما قالہ الرازی) جسے آل رسول سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے آگے جا کر اس پر مزید گفتگو کی جائے گی۔

## جواب نمبر ۱۲:

کوثر سے مراد علماء اسلام کی کثرت ہے۔

**الکوثر علماء امتہ**

کوثر سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے علماء ہیں۔

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۳، ابی سعود ج ۶، ص ۷۷۴، ملا علی قاری ج ۵، ص ۸۷۳، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱، جمالین ج ۲، ص ۵۰۷، جمل ج ۸، ص ۴۱۴)

## جواب نمبر ۱۳:

کوثر سے مراد شفاعت ہے۔

**ھو الشفاعۃ**

''وہ شفاعت ہے۔''

(تفسیر قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، جلالین ص ۵۱۷، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۱۴:

کوثر سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثرت ہے۔

## هو كثرة الاصحاب

''کوثر سے مراد کثرت اصحاب ہے۔''

(قرطبی ج ۲۰،ص ۱۹۹، صاوی ج ۶،ص ۲۴۳۶،جمل ج ۸،ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۱۵:

کوثر سے مراد محمد عربی ﷺ کو ملنے والی جملہ نعمتیں ہیں۔

**ان المراد من الکوثر جمیع نعم اللہ علی محمد علیه السلام**

''بلاشبہ کوثر سے مراد محمد عربی ﷺ کو رب کی طرف سے ملنے والی جملہ نعمتیں ہیں۔'' (تفسیر کبیر ج ۱۱،ص ۳۱۶)

## جواب نمبر ۱۶:

کوثر سے مراد رفعت ذکر محمد ﷺ ہے۔

تفسیر درمنسور میں ہے:

**لا اذکر فی مکان الا ذکرت معی یا محمد فمن ذکرنی ولم یذکرک لیس له فی الجنة نصیب**

''اے پیارے حبیب ﷺ میرا جس جگہ بھی ذکر ہوگا وہاں تیرا ذکر بھی ہوگا۔ پس جس نے میرا ذکر کیا تیرا ذکر نہ کیا جنت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔'' (ج ۸،ص ۵۸۹)

دیگر تفاسیر میں خلاصۃً فرمایا:

**انه رفعة الذکر**

''یعنی بلاشبہ کوثر سے مراد رفعت ذکر ہے۔''

(تفسیر ماوردی ج ۴،ص ۳۵۵، صاوی ج ۶،ص ۲۴۳۶، ابن عباس ص ۶۰۲،



قرطبی ج ۲۰،ص ۱۹۹، جمل ج ۸،ص ۴۱۷، کبیر ج ۱۱،ص ۳۱۲، ۳۱۵)

## جواب نمبر ۱۷:

کوثر سے مراد دین اسلام ہے۔

**الکوثر الاسلام**

''کوثر سے مراد اسلام ہے۔''

(تفسیر کبیر ج ۱۱،ص ۳۱۵، صاوی ج ۶،ص ۲۴۳۶، قرطبی ج ۲۰،ص ۱۹۹، ماوردی ج ۶،ص ۳۵۴)

## جواب نمبر ۱۸:

کوثر سے مراد نور قلبی ہے۔

**انه نور فی قلبك دلّك علیّ وقطعك عما سوای**

''یعنی کوثر سے مراد آپ کے دل کا وہ نور ہے جو آپ کی میری طرف رہنمائی کرتا ہے اور میرے غیر سے منقطع کرتا ہے۔''

(تفسیر قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، جمالین ج ۲، ص ۵۰۷، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸،ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۱۹:

کوثر سے مراد معجزات مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

**قیل معجزات**

''یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوثر سے مراد معجزات ہیں۔''

(قرطبی ج ۲۰،ص ۱۹۹، صاوی ج ۶،ص ۲۴۳۶، جمل ج ۸،ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۲۰:

کوثر سے مراد تیسیر القرآن (یعنی قرآن مجید کا آسان کر دینا) ہے۔

قال الحسین بن المفضل تسیر القرآن

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ٦، ص ٦ ۲۴۳، روح المعانی ج ۱۵، ص ۲۴۱)

## جواب نمبر ۲۱:

کوثر سے مراد شرعی احکام کی تخفیف ہے۔

(صاوی ج ٦، ص ٦ ۲۴۳، قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۲۴۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۲۲:

کوثر سے مراد کلمہ طیبہ ہے:

قال ھلال بن یساف ھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

''ہلال بن یساف فرماتے ہیں کوثر سے مراد کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔''

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ٦، ص ٦ ۲۴۳، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۲۳:

کوثر سے مراد تفقہ فی الدین ہے۔

قیل، الفقه فی الدین

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ٦، ص ٦ ۲۴۳، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۲۴:

کوثر سے مراد دشمنوں کے خلاف میسر آنے والی نصرت ربی ہے۔''

النصرة علی الاعداء

''دشمنوں کے خلاف نصرت۔''

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱٦)



## جواب نمبر ۲۵:

کوثر سے مراد اسماء لطیفہ ہیں:

إنا بجمیع اسمائنا اللطیفة الجمالیه الاکرامیة اعطیناك یا محمد

''اے پیارے حبیب ہم نے آپ کو اپنے لطیف خوب تر اور کریم اسماء عطا فرما دیئے ہیں۔'' (تفسیر روح البیان ۱۰ / ٦۳۴)

## جواب نمبر ۲٦:

کوثر سے مراد اسی سورۂ پاک کا عطا ہونا ہے۔

ان المراد من الکوثر ھو ھذہ السورة

''بلاشبہ کوثر سے مراد یہی سورہ پاک ہے۔''

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱٦)

## جواب نمبر ۲۷:

کوثر سے مراد نماز پنجگانہ ہے۔

قیل! الصلوٰة الخمس

''یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد پانچ نمازیں ہیں۔''

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی ج ٦، ص ٦ ۲۴۳، جمل ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۲۸:

کوثر سے مراد دارین کی بھلائی ہے:

عن مجاھد رضی اللہ عنہ قال الکوثر خیر الدینا والاخرة

''امام مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں کوثر سے مراد دنیا و آخرت

کی بھلائی ہے۔"

(در منثور ج ۸، ص ۵۹۳، صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶ کبیر ج ۱۱، ص ۳۰۹، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱)

## جواب نمبر ۲۹:

کوثر سے مراد حکمت ہے۔

(صاوی ج ۶، ص ۲۴۳۶، روح المعانی ج ۵، جزء ۳۰، ص ۴۴۱)

کوثر سے مراد ایثار ہے۔

امام ابن کیسان فرماتے ہیں اس سے مراد ایثار ہے۔

(ماوردی ج ۶ ص ۳۵۵، قرطبی ج ۲۰ ص ۱۹۹، روح المعانی ج ۱۵ ص ۴۴۱)

## جواب نمبر ۳۰:

کوثر سے مراد فضائل کثیرہ ہیں۔

**الکوثر! الفضائل الکثیرۃ التی فیہ**

"کوثر سے مراد نبی کریم ﷺ کی ذات میں پائے جانے والے فضائل کثیرہ ہیں۔"

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱)

## جواب نمبر ۳۱:

کوثر سے مراد توحید ہے۔

(روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱، جمل ج ۸، ص ۴۱۷)

## جواب نمبر ۳۲:

کوثر سے مراد عظیم من الامر ہے۔

(قرطبی ج ۲۰، ص ۱۹۹، صاوی مرجع سابق، جمل بمرجع سابق)



## سوال نمبر ۳۳:

کوثر سے مراد عزت افزائی ہے۔

تفسیر کبیر میں ہے:

**ان العدو وصف محمدا علیہ الصلوۃ والسلام بالقلۃ والذلۃ ولنفسہ بالکثرۃ والدولۃ فقلب اللہ الامر علیہ فقال العزیز من اعزہ اللہ والذلیل من اذلہ اللہ فالکثرۃ والکوثر لمحمد والاشریۃ والدناءۃ والذلۃ للعدو**

"دشمن نبی کریم ﷺ کی جانب قلت اور ذلت کی نسبت کرتا اور اپنی طرف کثرت اور دولت کی نسبت کرتا رب تعالیٰ نے اس پر معاملے کو الٹ کر دیا اور فرمایا عزت والا وہ ہے جسے اللہ عزت دے اور ذلیل وہ ہے جسے اللہ ذلیل کرے۔ پس ہر قسم کی کثرت اور کوثر محمد ﷺ کے لئے ہے۔ اور ہر قسم کی اشریت دناءت (گھٹیا پن) اور ذلت ان کے دشمن کے لئے ہے۔" (ج ۱۱، ص ۳۲۲)

## جواب نمبر ۳۴:

کوثر سے مراد علم وعرفان کی فراوانی ہے۔

**وھو العلم الکثیر**

"اس سے مراد علم کثیر ہے۔"

(تفسیر روح البیان ج ۱۰، ص ۶۳۶، کبیر ج ۱۱، ص ۳۱۵، روح المعانی جزء ۳۰، ج ۱۵، ص ۴۴۱)

## نتیجہ کلام:

قارئین کرام!

غور فرمائیں مفسرین نے ''کوثر'' کی مراد میں تقریباً تین درجن اقوال بیان کئے ہیں۔مگران تمام اقوال میں نہ تو کہیں پر اجرائے نبوت وامکان نبوت کا شائبہ ہے اور نہ ہی مرزا غلام قادیانی مرادلیا گیا ہے جو مرزائیت کے بطلان کی واضح ترین دلیل ہے۔

## جواب نمبر ۳۵:

اس سورۂ پاک کا مقصد مشرکین مکہ کا رد کرنا ہے۔ نہ کہ امکان نبوت، باختلاف روایت جب نبی کریم ﷺ کے لخت جگر حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو عاص بن وائل کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ ہوا تو اس نے کہا:

دعوه فانه رجل ابتر لاعقب له فاذا هلك انقطع ذكره

''اس کو چھوڑو۔ اس لئے کہ وہ ایک ابتر آدمی ہے جس کے بعد اس کا کوئی بھی وارث نہیں ہوگا، جب وہ فوت ہو جائے گا تو اس کا ذکر بھی مٹ جائے گا۔''

فانزل الله تعالیٰ هذه السورة

''تو رب تعالیٰ نے یہ سورہ پاک نازل فرمائی۔''

(تفسیر بغوی ج۴ ص ۷۰۲، درمنثور ۱۰، ص ۵۹۵، صاوی ج۶، ص ۲۴۳۵، تفسیر کبیر ج۱۱، ص ۳۲۰، سیرت ابن ہشام، ج۴، ص ۳۹۳، تفسیر طبری ۳۰/۳۲۹، اسباب النزول ص ۴۲۔۵۴۱)

بلکہ یہ بات خود مرزائیوں کو بھی تسلیم ہے، مرزا غلام قادیانی کا بیٹا اور مرزائیوں کا خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین لکھتا ہے:



یہ آیت جو مکہ میں نازل ہوئی تھی اسی میں ان مشرکین مکہ کا رد کیا گیا تھا جو رسول کریم ﷺ کے فرزند کی وفات پر طعنہ دیا کرتے اور کہا کرتے تھے اس کی تو کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ (مسئلہ وحی ونبوت کے متعلق اسلامی نظریہ ص ۲۹۳ از مرزا بشیر قادیانی)

## جواب نمبر ۳۶:

اگر سیاق کلام کا خیال کریں تو یہ اپنے سے پہلے والی سورت کے لئے مقابلہ کی حقیقت رکھتی۔ اس لئے کہ اس میں منافقین کے چار اوصاف ذمیمہ بیان ہوئے تو ان کے مقابلے میں چار اوصاف جمیلہ اس سورت میں ذکر کئے گئے۔ اس حوالے سے تفسیر کبیر کی تحقیق کلاصۃً پیش کی جاتی ہے۔

| سورۃ ماعون | سورۃ کوثر |
| --- | --- |
| ۱۔ بخل: يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ولا يحض على طعام المسكين | سخاوت۔انا اعطيناك الكوثر |
| ترک صلوٰۃ۔ الذين هم عن صلاتهم ساهون | نماز کی ہیشگی۔فَصَلِّ |
| نماز میں دکھاوا۔الذين هم يراءون | رضائے الٰہی۔لِرَبِّكَ |
| زکوٰۃ سے منع کرنا۔ويمنعون الماعون | تصدق۔وَانْحَرْ |

(دیکھئے تفسیر کبیر ج۱۱، ص ۳۰۷)

ثابت ہوا سورۂ کوثر کا مقصد منافقین کا رد کرنا اور مصطفیٰ کریم ﷺ کے مقام ومرتبہ کو بیان کرنا ہے۔نہ کہ اجرائے نبوت یا مرزا قادیانی کے بارے میں پیش گوئی کرنا۔

## جواب نمبر ۳۷:

یہ سورۃ پاک بذاتِ خود نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عدم اجرائے نبوت اور رد مرزائیت کی بہت بڑی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فَصَلِّ کی

تفسیر میں فرماتے ہیں:

''فصل'' فاما اذا حملنا الکوثر علی الرسالة فکأنه قال: اعطینك الرسالة لتامر لنفسك وسائر الخلق بالطاعات و اشرفها الصلوٰة فصل لربك

''بہر کیف ہم جب کوثر کو رسالت پر محمول کریں (یعنی کوثر بمعنی رسالت ہو) تو گویا (اب معنیٰ آیت یوں ہوگا کہ) رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے پیارے حبیب ہم نے آپ کو رسالت عطا فرمائی تا کہ آپ خود کو اور ساری مخلوق کو اعمال صالحہ کا حکم دیں اور ان اعمال صالحہ میں سے اشرف عمل نماز ہے۔ اس لئے اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں۔ (بمرجع سابق ص ۳۱۷)

قارئین کرام!

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ طیبات ''وسائر الخلق بالطاعات'' صاف طور پر بتا رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت ایسی عظمتوں والی ہے کہ جو پوری کائنات میں کارفرما رہے، تو جب آپ کی رسالت ہی اس شان کی حامل ہے تو اب آپ کے بعد کسی نئے نبی کی قطعاً ضرورت نہیں رہ جاتی۔ بالفاظ دیگر یہ سورۂ پاک بالبداہت عدم اجرائے نبوت و نفی امکان نبوت پر دلالت کرتی ہے مگر بیڑا اغرق ہو قوم مرزائیہ کا جو اس میں تحریف معنوی و فاسد تاویل کرنے پہ مصر ہے۔''

## جواب نمبر ۳۸:

بلکہ امام تفسیر حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ کوثر اپنے سے پہلے والی کئی (پندرہ ۱۵) سورتوں کا تتمہ ہے۔ یعنی سیاق کلام کے لحاظ سے بھی یہ سورۃ



واضح طور پر عدم اجرائے نبوت کی دلیل ہے۔

ہم آپ کی اس نورانی تحقیق کو خلاصۃً نقل کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:

ان ہذہ السورۃ کالتتمۃ اقبلہا من السور

''بے شک یہ سورۃ اپنے سے پہلے والی کئی سورتوں کا تتمہ ہے اس لئے کہ رب تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال کی تفصیل اور آپ کی نبوت کے بارے بیان کرتے ہوئے سورۃ ضحیٰ میں تین چیزیں ذکر کیں۔

۱۔ ماودعك ربك وما قلیٰ

۲۔ وللاخرۃ خیرلك من الاولیٰ

۳۔ ولسوف یعطیك ربك فترضی

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین احوال دنیوی بیان فرمائے۔

۱۔ الم یجدك یتیما فاوی

۲۔ ووجدك ضالا فهدیٰ

۳۔ ووجدك عائلا فاغنیٰ

پھر آپ کے تین شرف سورۃ الم نشرح میں ذکر فرمائے:

۱۔ الم نشرح لك صدرك

۲۔ ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك

۳۔ ورفعنا لك ذكر

پھر آپ کے تین مراتب سورۂ تین میں بیان کئے۔

۱۔ آپ کے شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

**وهذا البلد الامين**

۲۔ آپ کی امت کے ناجی از دوزخ کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

**الا الذين اٰمنوا**

۳۔ امت کے وصولِ ثواب کے بارے فرمایا:

**فلهم اجر غير ممنون**

پھر آپ کی تین عظمتیں سورۃ اقراء میں بیان فرمائی:

۱۔ **اقراء باسم ربك**

۲۔ آپ کے دشمن پر سختی ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:

**فليدع ناديه سندع الزبانيه**

۳۔ آپ کو اپنی قربت تامہ سے نوازنے کے بارے فرمایا:

**واسجد و اقترب**

پھر آپ کے تین فضائل سورۃ قدر میں بیان فرمائے:

۱۔ آپ کی لیلۃ القدر کا ہزار مہینے سے بہتر ہونا۔

۲۔ اس برأت میں فرشتوں اور جبرئیل امین کا نازل ہونا۔

۳۔ طلوع فجر تک سلاماً کی صداؤں کا ہونا

پھر آپ کی تین شانیں سورۂ لم یکن کے اندر بیان کیں۔

۱۔ آپ کی امت کا خیر البریہ ہونا

۲۔ رب کے ہاں انکا بدلہ باغ جنت کا ہونا۔

۳۔ رب تعالیٰ کا ان سے راضی ہونا۔

پھر آپ کے تین اعزاز سورۂ زلزال میں بیان فرمائے۔

۱۔ قیامت کو زمین کا آپ کی امت کی اطاعت و بندگی کی گواہی دینا

**يومئذ تحدث اخبارها**



۲۔ ان پر ان کے اعمال صالحہ کا پیش کرنا اور ان کا اپنے اعمال پہ راضی ہونا

**يومئذ يصدر الناس اشتاتا ليرو اعمالهم**

۳۔ **فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره**

پھر آپ کے تین مراتب سورۂ قارعہ میں بیان فرمائے:

۱۔ آپ کی امت کو شرف دیتے ہوئے فرمایا:

**فمن ثقلت موازينه**

۲۔ وہ خوشحال زندگی میں رہیں گے

۳۔ وہ اپنے دشمنوں کو نار جہنم میں جلتا ہوا دیکھیں گے۔

پھر آپ کے تین کمالات سورۂ التکاثر میں بیان فرمائے کہ آپ کے دین اور شریعت سے منہ موڑنے والوں کو تین طرح سے عذاب دیا جائے گا۔

۱۔ وہ دوزخ کو دیکھیں گے۔

۲۔ وہ دوزخ کو عین الیقین سے دیکھیں گے۔

۳۔ ان سے دنیا میں ملنی والے نعمتوں کے بارے پوچھا جائے گا۔

پھر آپ کے تین رتبے سورۂ عصر میں بیان فرمائے آپ کے صدقے سے آپ کی امت کو تین شرافتیں عطا کی۔

۱۔ ایمان، الا الذین اٰمنوا

۲۔ عمل۔ وعملوا الصالحات

۳۔ اعمال صالحہ کی طرف مخلوق کی رہنمائی کرنا، حق اور صبر کی تلقین سے مراد یہی ہے۔

پھر آپ کے تین شرف سورۂ ہمزہ میں بیان کئے کہ آپ کی عیب جوئی کرنے والوں کیلئے تین قسم کا عذاب ہے۔

۱۔ وہ اپنی دنیا سے قطعاً نفع حاصل نہیں کر سکیں گے۔

۲۔ انہیں روندھ ڈالنے والی آگ میں ڈالا جائے گا۔

۳۔ ان پر دوزخ کے سبھی دروازے بند کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ ان کی باہر نکلنے کی امید ہی ختم ہو جائے گی۔

پھر آپ کے تین مقام رفیع سورۂ فیل میں بیان فرمائے کہ رب تعالیٰ نے آپ کے دشمن کے فریب کو تین طرح سے رد فرمایا:

۱۔ ان کے فریب کو ان کی تباہی میں ڈال دیا۔

۲۔ ان پر ابابیل پرندوں کو بھیجا۔

۳۔ انہیں کھیتی کے بوسے کی طرح کر ڈالا۔

پھر آپ کے تین کمالات سورۂ قریش میں بیان فرمائے کہ آپ تین طرح سے اپنے اسلاف کی مصلحت کی رعائت فرمانے والے ہیں۔

۱۔ قریش کو مائل کرنے کے لئے انہیں مالوف اور متحد کرنا

۲۔ آپ نے انہیں بوقت بھوک کھانا کھلایا۔

۳۔ آپ نے انہیں ایک بڑے خوف سے پر امن کر دیا۔

پھر آپ کے تین مرتبے سورۂ ماعون میں بیان کئے کہ رب تعالیٰ نے آپ کے دین کی تکذیب کرنے والوں کے تین طرح کے اوصاف ذمیمہ بیان کئے۔

۱۔ گھٹیا پن اور ملامت جو اس قول باری سے مراد ہے ”**یدع الیتم ولا یحض علی طعام المسکین**

۲۔ خالق کی تعظیم کو ترک کرنا، **وھوا المراد من قولہ تعالیٰ عن صلاتھم ساھون**

۳۔ مخلوق کے نفع کو ترک کرنا

**ویمنعون الماعون**

رب تعالیٰ نے ان سورتوں میں آپ کے عظمت نشان کمالات ذکر کرنے



کے بعد فرمایا:

**انا اعطیناك الکوثر**

یعنی ہم نے آپ کو گزشتہ سورتوں میں ذکر کردہ کثیر فضائل عطا فرمائے ہیں۔

**فصل**

تو اپنے رب کی عبادت میں مشغول ہو جایئے۔

**وانحر**

خود کو اور ساری مخلوق کو عبادت الٰہی کی طرف رہنمائی دیجئے۔

(تفسیر کبیر ج ۱۱، ص ۳۰۷ تا ۳۰۹)

سبحان العظیم!

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی اس زر شکل تحقیق سے ثابت ہوا کہ سورۃ کوثر بالعموم پورے قرآن مجید اور بالخصوص اپنے سے پہلی پندروں سورتوں میں عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو تسلسل تھا اس کے لئے ایک نتیجہ ہے۔ یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ خصوصاً سورۂ کوثر اور عموماً پورا قرآن مجید امام الانبیاء ختم الرسل محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ہی اترا ہوا ہے اور آپ کی ختم نبوت کی واضح ترین دلیل ہے۔

ع

اُترا ہوا ہے دوستو! سب ان کی شان میں
موضوع انہیں کی ذات ہے پورے قرآن میں

(فیض بخشش از مصنف)

مگر قہر خدا نازل ہو بد فکر اور غلیظ اعتقاد قوم مرزائیہ پر جو نہ صرف یہ کہ اس سورۂ پاک سے اجرائے نبوت کا قول کرتی ہے بلکہ کوثر سے مراد مرزا غلام قادیانی کو لیتی ہے۔

**لعنة اللہ علی الکاذبین والمفترین**

## جواب نمبر ۳۹:

اگر اس سورۂ پاک کو اس کے سیاق کے لحاظ سے دیکھیں تو بھی یہ قطعی طور پر عدم اجرائے نبوت و نفی امکان نبوت پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اس طرح کہ یہ سورۂ پاک جس طرح ما قبل کئی سورتوں کے لئے تتمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح اپنی بعد والی سورت (کافرون) کے لئے اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان ھذہ السورۃ... کالاصل لما بعدھا من السور

''بلاشبہ یہ سورۂ پاک اپنی بعد والی سورتوں کے لئے اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔'' (ج۱۱، ص۳۰۸)

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اپنے اس دعوے کو ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''رب تعالیٰ نے اس کے بعد والی سورۃ میں جب آپ کو یہ حکم دیا کہ آپ تمام اہل دنیا (یعنی کفار) کو ''قل یا ایھا الکافرون'' کہہ کر کافر قرار دیں اور ان کے ادیان کو باطل کہیں تو ساری دنیا کا آپ کی عداوت میں اُتر آنا آپ سے علیحدگی اختیار کرنا اور آپ کے خلاف ہر قسم کی سازش کرنا لازمی امر تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھئے وہ کلمہ حق کی صدا کے بعد کس طرح فرعون اور اس کے لشکر سے خوف زدہ ہوئے۔''

واما ھٰھنا فان محمدا ﷺ لما کان مبعوثاً الیٰ جمیع اھل الدنیا کان کل واحد من الخلق کفرعون بالنسبۃ فدبّر تعالیٰ فی ازالۃ ھذا الخوف الشدید تدبیرا لطیفا وھو انہ قدم علی تلک السورۃ ھذہ



السورۃ۔ فان قولہ ''انا اعطیناک الکوثر'' یزیل عنہ ذلک الخوف من وجوہ احدھا. ان قولہ ''انا اعطیناک الکوثر'' ای الخیر الکثیر فی الدنیا والدین فیکون ذلک وعدا من اللہ ایاہ بالنصرۃ والحفظ

''بہر کیف ادھر حال یہ ہے کہ محمد کریم ﷺ جب سارے اہل دنیا کی طرف مبعوث ہوئے ہیں تو آپ کی جانب نسبت کرتے ہوئے مخلوق میں سے آپ کا ہر دشمن فرعون کی مانند ٹھہرا۔ تو رب تعالیٰ نے اس خوف شدید کو زائل کرنے کے لئے ایک بہترین تدبیر فرمائی، وہ یہ کہ ''سورۂ کوثر کو، سورۂ کافرون پر مقدم کر دیا، بلاشبہ رب کے فرمان انا اعطیناک الکوثر نے اس خوف کو آپ سے کئی وجوہ سے زائل کر دیا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''انا اعطیناک الکوثر'' کا مطلب ہے دین دنیا کی کثیر بھلائی، پس یہ سورۂ پاک آپ کے لئے رب کی طرف سے آپ کی مدد اور آپ کی حفاظت کا وعدہ ہے۔'' (ج۱۱، ص۳۰۹)

قادیانیوں کو تفسیر کبیر کی یہ تحقیق خصوصاً کلمات طیبات ''فان محمدا ﷺ لما کان مبعوثا الی جمیع اھل الدنیا'' کو بار بار پڑھنا چاہئے (کیونکہ یہ الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اس طرح کی کاملہ و شاملہ نبوت ہے کہ اب آپ کے بعد کوئی بھی نیا نبی نہیں آ سکتا) اور اس حقیقت کو قبول کرتے ہوئے چاہئے کہ مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر محمد عربی ﷺ کے مخلص اور سچے غلام بن جائیں۔ ورنہ جہنم کی کھولتی ہوئی آگ کے لئے تیار رہیں۔

## جواب نمبر ۴۰:

قارئین کرام غور کیا جائے تو ''اعطینا'' کا لفظ بھی صاف صاف مرزائیوں کا رد بلیغ کر رہا ہے ملاحظہ ہو امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

كانه تعالىٰ قال يقول! نحن ما اخترناك وما فضلناك لاجل طاعتك والا كان يجب ان لا نعطيك الا بعد اقدامك على الطاعة بل انما اخترناك بمجرد الفضل والاحسان منا اليك.

''گویا رب تعالیٰ فرماتا ہے! ہم نے جو آپ کو رسالت کے لئے چنا ہے اور آپ کو آپ کے ماسویٰ پر فضیلت دی ہے یہ آپ کی اطاعت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف اپنی طرف سے آپ پر فضل اور احسان کرتے ہوئے آپ کو چنا ہے۔''
(تفسیر کبیر ج۱۱، ص۳۱۱)

ثابت ہوا کہ جب اطاعت وکسب سے امام الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت نہیں ملی بلکہ فقط فضل ربی سے ملی ہے تو پھر آپ کے علاوہ کسی اور کو اطاعت سے نبوت کیونکر مل سکتی ہے؟

جبکہ مرزائی حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ مرزا قادیانی کو نبوت کامل اتباع سے ملی ہے۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحقیق نے مرزائیوں کی اس فکر کے پرخچے اڑا کر رکھ دیئے ہیں۔

## جواب نمبر ۴۱:

حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون کو ایک اور انداز سے بیان کرتے



ہوئے فرماتے ہیں:

"قال اولا! انا اعطيناك ثم قال ثانيا "فصل لربك وانحر، هذا يدل على انّ اعطاءه للتوفيق والارشادسابق على طاعاتنا

''رب تعالیٰ نے اولاً انا اعطیناك فرمایا پھر فصل لربك وانحر فرمایا (قرآن مجید کا) یہ اسلوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ بلاشبہ رب تعالیٰ کی عطا برائے توفیق و ارشاد یہ ہمارے اطاعت کرنے سے سابق ہے۔'' (ج۱۱، ص۳۱۲)

یعنی ایسا نہیں ہے کہ کوئی شخص اطاعت کے بل بوتے پہ نبوت جیسا عظیم منصب حاصل کر لے۔ بلکہ رب تعالیٰ نے یہ رفیع مرتبہ جس جس کو بھی عطا فرمانا تھا ازل میں فرما دیا۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ مرزا نے کامل اتباع سے یہ مقام حاصل کر لیا، یہ دلیل ہی ان کے دعوئے کے ردّ کرنے کو کافی ہے۔

## جواب نمبر ۴۲:

قرآن مجید نے ''اعطیناك'' فرمایا ہے، اتیناك نہیں فرمایا (حالانکہ دونوں کا معنی عطا کرنا ہے) اس کا سبب کیا ہے۔ تفسیر کبیر میں اس کا یوں جواب دیا گیا۔

ان الايتاء يحتمل ان يكون واجبا و ان يكون تفضلاً واما الاعطاء فانه بالتفضل اشبه فقوله، "انا اعطيناك الكوثر" يعني هذه الخيرات الكثيرة وهي الا سلام والقرآن والنبوة والذكر الجميل

فی الدنیا والاخرة محض التفضل منا الیك
ولیس منه شیٔ علی سبیل الا ستحقاق
والوجوب

''بے شک ''ایتاء'' میں واجب اور فضل دونوں کا احتمال ہے لیکن اعطاء یہ فضل کے مشابہ ہے۔ پس رب تعالیٰ کا فرمان ''انا اعطیناك الکوثر'' یعنی خیراتِ کثیرہ یعنی اسلام، قرآن، نبوت اور دنیا و آخرت میں ذکرِ جمیل یہ صرف اور صرف ہماری طرف سے آپ پر فضل کے طور پر ہیں۔'' (بمرجع سابق ص ۳۱۲)

ثابت ہوا کہ اگر یہ کہا جائے کہ اطاعت سے نبوت کا ملنا ممکن ہے تو اس میں وجوب کا احتمال ہوسکتا ہے یعنی کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں نے رب کی بہت زیادہ عبادت و اطاعت کی ہے لہٰذا رب تعالیٰ پر واجب ہے کہ مجھے نبوت عطا کرے۔ نیز نبوت کا ملنا میرا حق ہے۔

رب تعالیٰ نے ''اعطینا'' فرما کر اس احتمال کی جملہ راہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند فرما دی ہیں۔ گویا وہ فرماتا ہے کہ نہ تو کوئی اطاعت سے نبوت کا حقدار ٹھہرتا ہے اور نہ مجھ پر واجب اور ضروری ہو جاتا ہے کہ میں کسی کو اطاعت کی وجہ سے نبوت عطا کر دوں۔ کیونکہ نبوت صرف اور صرف میرا فضل اور احسان ہے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ مرزائیوں کا اس سورۂ پاک سے امکان نبوت کو ثابت کرنا اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے کامل اتباع کر کے نبوت حاصل کی ہے یہ کھلم کھلا اس سورۂ پاک کا انکار اور تکذیب ہے جو بذاتِ خود کفر ہے۔

## جواب نمبر ۴۳:

امام اجل امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون کو ایک اور حسین تر اسلوب سے بیان



کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قال اعطیناك ولم یقل اعطینا الرسول او النبی او العالم والمطیع لانه لو قال ذلك لاشعر ان تلك العطیة وقعت معللة بذلك الوصف فلما قال اعطیناك علم أن تلك التعطیة غیر معللة العلة اصلاً بل هی محض الاختیار والمشیة کما قال نحن قسمنا (زخرف۳۲۱)

''اللہ تعالیٰ نے ''اعطیناك'' فرمایا ہے اعطینا الرسول یا اعطینا النبی یا اعطینا العالم یا اعطینا المطیع نہیں فرمایا اس لئے کہ اگر اس طرح فرمایا جاتا تو یہ شائبہ ظاہر ہوتا کہ یہ عطیہ اسی وصف کے معلل کے طور پر واقع ہوا ہے (یعنی اسی وصف کی وجہ سے ملا ہے) پس رب تعالیٰ نے جب ''اعطیناك'' کا فرمایا تو معلوم ہوگیا کہ یہ عطیہ کسی علت سے معلول نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف رب تعالیٰ کے اختیار اور مشیت سے ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ہم نے بانٹا۔''
(بحوالہ سابق ص ۳۱۱)

قادیانی حضرات، امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی اس خوبصورت تحقیق خصوصاً ''اوالمطیع'' کے الفاظ کو بار بار پڑھیں اور تسلیم کریں کہ کیا ایسا نہیں کہ حضرت امام رازی نے ان کے اجرائے نبوت کے اعتقاد کو ایک دم دفن کر دیا ہے۔ کیونکہ اگر یوں فرمان ہوتا ''اعطینا المطیع'' تو یہ شائبہ پیدا ہوسکتا تھا کہ محمد عربی ﷺ کو جو نبوت ملی ہے یہ اُن کی اطاعت و اتباع کی وجہ سے ملی ہے۔ رب تعالیٰ نے یہ لفظ ہی

استعمال نہیں فرمایا تا کہ کوئی بدبخت اس سے اجرائے نبوت نتیجہ اطاعت ہی نہ سمجھ بیٹھے۔

## جواب نمبر ۴۴:

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

**فلماد ل قوله ...اعطيناك، على التفضل لا استحقاق اشعر ذلك بالدوام والتزايد ابدا**

''یعنی جب قول باری تعالیٰ فضل پر دلالت کرتا ہے اور استحقاق کی نفی کرتا ہے تو اس کی یہ دلالت دوام اور ہمیشہ کے لئے اضافے کی خبر دیتی ہے۔'' (ایضاً ص ۳۱۲)

نتیجہ یہ نکلا کہ رب تعالیٰ نے جو محبوب کریم ﷺ کو کوثر یعنی اسلام، قرآن اور نبوت وغیرہ عطا کئے یہ وقتی اور محدود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے ہیں۔ یعنی اب ہمیشہ کے لئے مقبول دین فقط اسلام ہوگا اور محمد عربی کا قرآن اور نبوت بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کل کائنات کے لئے کافی و دافی ہوں گے۔ بالفاظ دیگر آپ ﷺ کا دین، کتاب شریعت اور نبوت کسی زماں و مکان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہر زمان اور ہر مکان کے لئے ہے، قوم مرزائیہ سے ہم پوچھتے ہیں ایسی کامل و دائمی نبوت محمدیہ کے بعد کیا ضرورت رہ جاتی ہے کسی اور نئے نبی کی؟؟؟

## جواب نمبر ۴۵:

ہم جواب نمبر ۶ میں کثیر حوالہ جات سے ثابت کر چکے کہ ''کوثر سے مراد نبوت بھی لی گئی ہے۔ کوثر بمعنی نبوت بذت خود عدم اجرائے نبوت و نفیٔ امکان نبوت کی دلیل ہے۔ اس پر تفسیری شہادت ملاحظہ ہو۔

**الكوثر هو النبوة... هي كالغصن في معرفة الله**



**تعالى... ثم لرسولنا الحظ الاوفر من هذه المنقبة، لانه المذكور قبل سائر الانبياء والمبعوث بعدهم ثم هو مبعوث الى الثقلين وهو الذى يحشر قبل كل الانبياء ولا يجوز ورود الشرع على نسخه**

''کوثر سے مراد نبوت ہے...... یہ رب کی معرفت میں شاخ کی طرح ہے (یعنی معرفت الٰہی کے باقی جتنے بھی ذرائع ہیں وہ سب بطور پھل اور پھول کے اس پہ اُگتے ہیں۔ راقم) پھر ہمارے رسول مکرم ﷺ کے لئے اس عالی صفت سے بھی وافر حصہ ہے۔ اس لئے کہ آپ کا ذکر سب انبیاء سے پہلے آتا ہے اور مبعوث ان سب کے بعد ہوئے ہیں۔ پھر آپ جن و انس دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ بروز قیامت سب انبیاء سے پہلے آپ ہی اٹھیں گے۔ لہٰذا آپ کی شریعت کا منسوخ ہونا ممکن نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر)

کبیر کی اس خوبصورت تحقیق نے روز روشن کی طرح واضح کر دیا کہ سرکارِ محمد عربی ﷺ کی نبوت بذاتِ خود آپ کی ختم نبوت کی دلیل ہے۔

## مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۱:

تم نے کوثر کی مراد میں تین درجن اقوال ذکر کر دیئے ہیں جو کہ خود آپ کی تحقیق اور تفسیر کو غیر مقبول بنانے والی بات ہے۔ کیونکہ ضابطہ یہ ہے ''اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال'' یعنی جب احتمال آجائے استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۱:

تمہاری طرح ہم نے وہ اقوال اپنی طرف سے تفسیر بالرائے کے طور پر نقل نہیں کئے۔ بلکہ ہر ہر قول کو کئی کئی تفسیری حوالاجات کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اس لئے تمہارا یہ اعتراض بنتا ہی نہیں۔

## جواب الجواب نمبر ۲:

اگر ان سب اقوال کو نقل کرنا غیر مقبول ہوتا تو ساری امت کے مفسرین کبھی بھی نقل نہ کرتے بلکہ کسی ایک قول پر اکتفا کرتے، امت کے اجلہ ائمہ کی تفاسیر میں پایا جانا ہی ان کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۳:

پھر تمہارا ''اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال'' کو یہاں پر منطبق کرنا بھی کچھ مفید نہیں کیونکہ یہ ضابطہ وہاں کارگر ہوتا ہے جہاں احتمال میں صورتاً یا معنیً تضاد ہو۔ جبکہ یہاں پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۴:

بلکہ تحریر مصاب کا حق یہ ہے کہ کوئی بھی بات کریں تو باحوالہ کریں، مطلب یہ کہ ان اقوال کا اجتماع تب نامقبول ہوتا۔ اگر اس پر کوئی تفسیری شہادت یا کسی مفسر و محدث کی وضاحت ہوتی، حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۵:

تم علمی یتیم لوگ تو اس پہ معترض ہو جبکہ امت محمدیہ ﷺ کے اجلہ اور مستند مفسرین تو اس سے بہت آگے کی بات کر گئے ہیں۔

حضرت امام صاوی رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے سولہ (۱۶) اقوال نقل کرنے کے بعد



فرماتے ہیں۔

**وکل من هذه الاقوال تحقق به رسول الله ﷺ وفوق ذلك مما يعلم غايته الا الله تعالىٰ**

''نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے اندر یہ اقوال بھی ثابت ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کہیں زیادہ، اتنے زیادہ کہ جس کی حد وانتہا کو سوائے رب تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ (ج۶،ص۲۴۳۶)

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا کیا کیا کہوں تجھے
آخر رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

(حدائق بخشش)

## مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۲:

آیت میں مذکور لفظ ''کوثر'' سے مرزا غلام قادیانی کی ذات ہے۔'' (خلاصہ عبارت، انوار القرآن حصہ آخری ص ۳۰۰، ڈاکٹر بشارت قادیانی، ختم نبوۃ اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۹۷)

## جواب الجواب نمبر ۱:

**لعنة الله على الكاذبين والمفترين** کا تحفہ قبول کرتے ہوئے اپنی اس غلیظ ترین فکر پر کوئی اسلامی مستند تفسیری حوالہ پیش کریں۔

## جواب الجواب نمبر ۲:

رب کی توفیق سے دو درجن کے قریب تفاسیر کو ہم نے پوری عرق ریزی و

امانت داری کے ساتھ مطالعہ کر کے کوشش کی کہ کوثر کی مراد میں جتنے بھی احتمال ہیں
سب کو نقل کیا جائے اور کیا بھی۔ کسی ایک تفسیر میں بھی نہ مرزا قادیانی کا نام و نشان
ہے اور نہ ہی تمہارے اس مرزائی استدلال کا اتہ پتہ جو تمہارے اس خیال کے ابطال
و رَد کو کافی ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۳:

کوثر کے معنی میں جتنے بھی قول کئے گئے ہیں وہ سارے کے سارے
تخصیص کے ساتھ محمد عربی ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کا
تعلق اسلام تو کیا انسانیت سے بھی نہیں ہے۔ کہاں یہ نجس کا کیڑا اور کہاں شان
مصطفیٰ ﷺ کا عظیم باب ''سورہ کوثر''

## مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۳:

اگر خاتم النبیین کی آیت کے یہ معنی کئے جائیں کہ محمد رسول اللہ تم میں سے
کسی بالغ مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور آئندہ ان کے بعد کوئی نبی
نہیں آسکتا تو یہ آیت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے اور سیاق و سباق سے اس کا کوئی تعلق
نہیں رہتا اور کفار کا وہ اعتراض جس کا سورۂ کوثر میں ذکر کیا گیا ہے پختہ ہو جاتا ہے
اور اس کا کوئی جواب مسلمانوں کے پاس باقی نہیں رہتا۔''
(مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ ص ۹۵۔ ۲۹۴ از مرزا بشیر الدین)

## جواب الجواب نمبر ۱:

تمہاری یہ بات تو تب درست ہوتی اگر سورۂ کوثر کا مضمون آیت ختم نبوت
کے مضمون پر معلق ہوتا۔ حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ کیونکہ آیت ختم نبوت بذات خود
ایک الگ مضمون کی مالک ہے اور سورۂ کوثر خود مستقل بالعنوان جس پر دلیل یہ کہ صدر



اسلام سے لے کر آج تک کسی بھی معتبر اسلامی مفسر نے سورۂ کوثر کے مضمون و مفہوم کو
نہ ہی آیت ختم نبوت کے مضمون کا محتاج قرار دیا ہے اور نہ اس پر معلق قرار دیا ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۲:

رہی آیت ختم نبوت تو اس کے بارے آیت نمبر ۱ کے تحت ہم پوری شرح و
بسط سے کلام کر چکے اور اس کی بابت تمہارے جملہ استدلال نقل کر کے ساٹھ (۶۰)
سے زیادہ جوابات لکھ کر ثابت کر چکے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ نبی کریم ﷺ
نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم من بعد ہم باحسان و عامۃ المسلمین نے اس کا معنی یہ ہی کیا ہے
کہ وہ آخری نبی جس کے بعد قطعاً کوئی نیا نبی نہ ہو۔

## جواب الجواب نمبر ۳:

تمہارا یہ کہنا کہ ''اگر آیت ختم نبوت کا معنی یہ کئے جائیں کہ محمد ﷺ کے
بعد آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا تو اس آیت کا سیاق و سباق سے کوئی تعلق نہیں
رہتا۔ بالکل ہی لایعنی و فضول اور مبنی بر حماقت بات ہے کیونکہ اس کا کیا معنی و مفہوم
ہے کثیر جوابات لکھ کر ہم ثابت کر چکے ہیں۔ رہا سیاق و سباق تو وہ ہرگز ہرگز
تمہارے دعوے کا مثبت نہیں ہے بلکہ پوری وضاحت سے عدم اجرائے نبوت و نفیٔ
امکان نبوت کو بیان کرتا ہے جیسا کہ ہم جواب نمبر ۳۹ اور ۴۰ میں تفسیر کبیر
کے حوالہ سے لکھ چکے۔

## جواب الجواب نمبر ۴:

اور تمہارا یہ کہنا کہ اگر نبی پاک کے بعد آئندہ نبی کے آنے کی نفی کی جائے
تو سورۂ کوثر میں مذکورہ مشرکین مکہ کا اعتراض مزید پختہ ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کے
پاس اس کا کوئی جواب باقی نہیں رہتا'' یہ بھی تمہاری جہالت و قرآن دانی سے ایک

نہ آشنا ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ اوّلاً تو اس سورۂ پاک کا نازل ہونا ہی ثانیاً نبی کریم ﷺ کو کوثر کا عطا ہونا ہی ان کا مستقل طور پر جواب ہے۔ بلکہ اگر تم نے اپنی عقل فاسد پر اعتماد کرنے کی بجائے کتب تفسیر کی ورق گردانی کی ہوتی تو اس سوال کی تمہیں ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔ اس لئے کہ کوثر کی مراد میں جتنے بھی اقوال ہیں وہ سارے کے سارے استقلالاً کفار کے اس اعتراض کے ہی جوابات ہیں۔

ہم تمام دنیائے مرزائیت کو دعوت فکر و تحقیق دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر تم علمی یتیموں کو اگر آج تک تفاسیر پڑھنے کا موقع نہیں ملا۔ یا تم پڑھنے کی اہلیت نہیں رکھتے تو ہم نے اپنی اس تصنیف میں ان تفاسیر کا لب لباب نقل کر دیا ہے۔ آئیں تعصب کی پٹی اُتار کر پڑھیں۔ ان شاء اللہ عقدہ صاف کھل جائے گا۔

## مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۴:

چونکہ اس سورۃ میں اور اس کی پہلی آیت اور آخری آیت میں عاص بن وائل اور ان کے ہمنواؤں کی تردید صاف ظاہر ہے۔ لہٰذا انا اعطیناك الکوثر سے بغیر کسی تردد کے روحانی اولاد ہی مراد ہے اور اس لغوی تحقیق کے پیش نظر حضور کے ایک عظیم الشان روحانی فرزند (مرزا غلام قادیانی) کے متعلق پیشگوئی بھی آیت ہذا کے لفظ ''کوثر'' سے ثابت ہے۔''

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۹۵، از قاضی نذیر قادیانی)

## جواب الجواب نمبر ۱:

آپ کی روحانی اولاد بمعنی آپ کے اصحاب، یا علماء یا متبعین کی کثرت ہو تو ہمیں تسلیم، کیونکہ اس کی صراحت کتب تفسیر میں آچکی، لیکن اگر روحانی اولاد بمعنی پیدا ہونے والے انبیاء ہوں تو ایک دم مردود و فاسد، اس لئے کہ کوثر کا یہ معنی نہ ہی صاحب قرآن علیہ السلام نے کیا ہے اور نہ ہی آپ کی امت نے یہ سمجھا اور بیان کیا ہے۔ یہ صرف



اور صرف تمہارا خود ساختہ و مخالف قرآن و سنت معنی ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۲:

بلکہ اگر تھوڑا سا بھی عقل سے کام لو تو یہ معنی (یعنی روحانی اولاد بمعنی انبیاء) تمہارے اعتقاد کے بھی خلاف ہے، کیونکہ در ایں صورت معنی آیت کا معنی یہ بنے گا، ہم نے آپ کو روحانی اولاد یعنی انبیاء کی کثرت عطا فرمائی۔ حالانکہ سوائے مرزا قادیانی کے کسی اور کا نبی ہونا تمہیں بھی تسلیم نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں یا تو اپنے استدلال کی روشنی میں انبیاء کی کثرت مانو یا پھر مرزا قادیانی کی نبوت کا بھی انکار کرو کیونکہ جو دلیل دیگر کی نبوت کی نفی کرتی ہے وہ ہی دلیل مرزا قادیانی کی نبوت کی نفی کرتی ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۳:

اور تمہارے اس قول کہ آیت ہذا کے لفظ کوثر سے مرزا غلام قادیانی کے بارے پیشگوئی ہے۔ پر سوائے لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین کے کیا کہا جا سکتا ہے۔

## جواب الجواب نمبر ۴:

اور تمہارا یہ کہنا کہ ''اس سے مراد روحانی اولاد ہی ہے'' یہ بھی تمہارے جہل مرکب ہونے اور علم قرآن و علم تفسیر سے انجان ہونے کی دلیل بین ہے۔ اس لئے کہ کلمہ حصر ''ہی'' کا مطلب یہ ہے کہ کوثر سے مراد کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ہم امت کی مستند کثیر تفاسیر سے با حوالہ ثابت کر چکے کہ اس کی مراد میں تین درجن کے قریب اقوال ہیں (یہ بھی وہ ہیں جو راقم کے زیر مطالعہ آئے، کتب تفسیر کی مزید کی ورق گردانی سے ممکن ہے اور اقوال بھی مل جائیں)

## مرزائیوں کی دھوکہ دہی نمبر ۵:

''کوثر'' کا معنی ہے الکثیر من کل شیئ السید کثیر الخیر۔

الرجل الکثیر العطاء والخیر ۔(مفردات امام راغب)

پس انا اعطیناك الکوثر کے معنی ہوئے:

(۱) انا اعطیناك الکوثر الکثیر من کل شیئ یعنی ہم نے تمکو ہر چیز کثرت سے دی ہے۔

(۲) انا اعطیناك السید کثیرا الخیر ۔یعنی ہم نے تم کو کثیر الخیر والا سردار عطا کیا۔

(۳) انا اعطیناك الرجل الکثیر العطاء والخیر یعنی ہم نے آپ کو بڑا فیاض اور بڑی نیکیاں پھیلانے والا رجل (مرزا غلام قادیانی) عطا کیا ہے۔

(ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ ص ۱۹۵)

## جواب الجواب نمبر ا:

قارئین کرام!

اس دھوکہ دہ عبارت کی تو ہم بعد میں خبر لیتے ہیں۔ سردست قوم مرزائیہ کی فریب کاری اور حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء پردازی ملاحظہ کیجئے۔ مرزائیہ نے جو عبارت تیار کر کے امام راغب کی طرف منسوب کی ہے، آپ کی مفردات میں اس عبارت کا کہیں پر بھی نام ونشان نہیں ہے، بلکہ مفردات میں درج ذیل عبارت ہے۔

انا اعطیناك الکوثر (الکوثر:۱) قیل هو نهر فی الجنة یتشعب عنه الانهار، وقیل بل هو الخیرا لعظیم اعطاه النبی ﷺ وقد یقال للرجل اسخی کوثر۔ (مفردات ص ۴۴۴، کلمہ کثر)

معلوم ہوا قوم مرزائیہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے اس حد تک بھی جا سکتی ہے کہ پوری کی پوری عبارت تیار کر کے سلف صالحین کی طرف منسوب کر دے۔

لعنة الله علی الکذبین



## جواب الجواب نمبر ۲:

کوثر کا معنی بیان کرتے ہوئے حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے وہی قول نقل کیا ہے جس کو ہر مفسر نے پہلے نمبر پر لکھا ہے۔ مگر کمال بددیانتی کے ساتھ مرزائی محقق نے اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے دھوکہ دینے کی پوری پوری کوشش کی لیکن اس کی اس بے شرمی کا پردہ چاک کرتے ہوئے وہ عبارت ہم نقل کئے دیتے ہیں۔

هو نهر فی الجنة یتشعب عنه الانهار

کوثر سے مراد جنت کی وہ نہر ہے جس سے کئی نہریں نکلتی ہیں۔ (ص ۴۴۴)

## جواب الجواب نمبر ۳:

پھر حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر دوسرا قول یوں بیان کیا:

قیل بل هو الخیرا العظیم الذی اعطاه النبی ﷺ

"یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوثر سے مراد وہ خیر عظیم ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا کی گئی ہے۔" (ایضاً)

اس خیر عظیم کا کیا مطلب ہے؟ اس کی وضاحت میں ہم دو درجن تفاسیر کی روشنی میں چالیس کے قریب اقوال نقل کر چکے۔ کسی ایک میں بھی نہ تو امکان نبوت کا شائبہ ہے اور نہ ہی مرزا غلام قادیانی کے بارے پیش گوئی۔

## جواب الجواب نمبر ۴:

حضرت امام راغب رحمۃ اللہ علیہ کے جس جملے سے تم کو ٹھوکر لگی اولاً تو وہ ویسے ہے ہی نہیں جیسے تم نے لکھا ہے۔

ثانیاً اس کو "قد یقال" سے بیان کر کے اس کی قلت وضعف کی طرف خود

اشارہ کر دیا۔

## جواب الجواب نمبر ۵:

اور اگر اس معنی کو مقبول عام بھی رکھا جائے تو بھی مرزائیوں کو کچھ مفید نہیں اور ہم کو کچھ مضر نہیں۔ کیونکہ اس صورت کے مطابق تمہارے من گھڑت الفاظ کے انا اعطيناك الرجل الكثير العطاء والخير يا انا اعطيناك السيد كثير الخير ) میں اس ''رجل'' سے مراد حضرت امام عالی مقام امام حسن ہوں گے یا پھر حضرت امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہما ہوں گے جس پر درج ذیل قرائن پوری قوت کے ساتھ دلالت کرتے ہیں۔

۱۔ ان عالیشان صاحبزادوں کی سیادت وسخاوت اور کثرت خیر پوری دنیا کے ساتھ ساتھ خود مرزائیوں کو بھی مسلم ہیں۔

۲۔ چونکہ کفار کا جو طعنہ تھا وہ تھا ''ابترلا عقب له'' تو اس لحاظ سے بھی قرین قیاس یہی بات ہے کہ ''کوثر سے مراد بالخصوص حسنین کریمین رضی اللہ عنہما ہوں۔

۳۔ کوثر سے مراد اولاد ہونا تو خود مرزائیوں کو بھی مسلم ہے۔

مگر ہم کہتے ہیں کہ اس سے فقط روحانی اولاد ہی مراد نہیں ( کیونکہ ) اس میں تو آپ کی ساری امت شامل ہے ) بلکہ آپ کی جسمانی اولاد ( آپ کی نسل مبارک جسے آل رسول سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے ) بھی مراد ہوسکتی ہے۔ بلکہ مفسرین نے کوثر کی تفسیر میں باقاعدہ یہ قول بھی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو:

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أنا اذا حملنا الكوثر على كثرة اولاولاد وعدم انقطاع النسل كان هذا اخبارا عن الغيب و قدوقع مطابقاله فكان معجزا



''بلاشبہ جب ہم لفظِ کوثر کو کثرت اولاد اور عدم انقطاع نسل پر محمول کریں تو یہ غیب کی خبر ہوگی۔ اور آپ کی خبر کے مطابق ہی واقع ہوا۔ پس یہ بھی آپ کا معجزہ ہے۔ (ج۱۱،ص۳۱۶)

بلکہ صفحہ ۳۱۳ پر فرمایا:

الكوثر اولاده قالو! لان هذه السورة انما نزلت ردا علىٰ من عابه عليه السلام بعدم الاولاد، فالمعنى أنه يعطيه نسلاً يبقون على مر الزمان فانظر كم قتل من اهل البيت ثم العالم ممتلی منهم... ثم انظر كم كان فيهم من الاكابر من العلماء كالباقر والصادق والكاظم والرضا عليهم السلام والنفس الذكية وامثالهم

''کوثر سے مراد آپ کی اولاد ہے۔ علماء فرماتے ہیں اس لئے کہ یہ سورت پاک ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئی ہے۔ جنہوں نے آپ کے بارے بے اولاد ہونے کی عیب جوئی کی تھی۔ معنی یہ ہوگا کہ رب تعالیٰ نے آپ کو ایسی نسل عطا کی جو قیامت تک باقی رہے گی ذرہ دیکھو تو سہی کہ اہل بیت کے کتنے افراد شہید کئے جا چکے ہیں پھر بھی دنیا اُن سے بھری ہوئی ہے۔ یہ بھی دیکھو کہ ان سے کتنے بڑے بڑے اکابر علماء ہوئے ہیں جیسے حضرت امام باقر، حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام کاظم، حضرت امام رضا اور نفس زکیہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ۔ (ایضاً)

اسی لئے علماء ربانیین فرماتے ہیں:

## انقطع نسل رسول اللہ ﷺ الا من فاطمة

''نبی کریم ﷺ کی نسل مبارک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلی ہے۔'' (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ج ۴، ص ۲۵۹۶)

بلکہ نبی کریم ﷺ خود فرماتے ہیں)

## انا ولیہم وانا عصبتہم

''(اولاد فاطمہ کا) میں ہی ولی ہوں اور میں ہی ان کا عصبہ (یعنی باپ ہوں)'' (معجم کبیر ج ۳، ص ۴۴)

یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ''بیٹا'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

### جواب الجواب نمبر ۶:

اور اگر اس سے مراد کوئی ''رجل خاص'' ہو تو یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد حضرت مہدی علیہ السلام ہوں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان کی بھی سیادت وخیریت کو بڑے واضح انداز میں بیان فرمایا ہے۔ برکت کے لئے ایک دو احادیث نقل کی جاتی ہیں۔

عن النبی ﷺ قال: یملا الارض عدلا کما ملئت قبله ظلما وجورا

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ (میرا بیٹا مہدی) ساری روئے زمین کو عدل سے یوں بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل ظلم وستم سے بھر دی گئی ہوگی۔''

(کتاب الفتن ص ۲۸۱، از امام نعیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار ﷺ فرماتے ہیں:



## المهدی منا اهل البیت

''مہدی ہم اہل بیت سے ہوگا۔'' (بمرجع سابق ۲۹۵)

دوسری روایت میں ہے:

من ولد فاطمة (یعنی وہ مہدی علیہ السلام اولاد فاطمہ سے ہوگا) کے الفاظ ہیں دیکھئے حوالہ سابق ص ۲۹۵)

### فائدہ:

چونکہ سورہ کوثر ہمارے نبی محترم ﷺ کی ایک چمکتی ہوئی نعت مبارکہ اور آپ کے وصف وکمال کا ایک بحر بے کنار ہے۔ مگر قوم مرزائیہ جان بوجھ کر اسے مرزا قادیانی کی ذات پر محمول کرتے اور اس سے امکان نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔ اس لئے فقیر نے چاہا کہ اس پر کھل کر کلام کیا جائے۔

❁❁❁

# کتابیات

| نام کتاب | صاحب کتاب |
| --- | --- |
| قرآن مجید | کلام الٰہی |
| کنز الایمان ترجمۃ القرآن | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی متوفی ۱۹۲۱ء |
| تفسیر خازن | امام علی بن محمد خازن متوفی ۷۲۵ھ |
| تفسیر قرطبی | امام ابوعبداللہ احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۸ھ |
| تفسیر کبیر | امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ |
| تفسیر جلالین | حضرت امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ |
| تفسیر درمنثور | حضرت امام جلال الدین سیوطی وجلال الدین محلی |
| تفسیر ابی سعود | امام ابوسعود رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۸۲ھ |
| تفسیر ملاعلی قاری | امام ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ، ۱۰۱۴ ھ |
| تفسیر ماوردی | امام ابوالحسن علی بن محمد ماوردی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۴۵۰ھ |
| تفسیر مدارک | علامہ ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۷۱۰ھ |
| تفسیر جمالین | امام ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ |
| تفسیر جمل | شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۴۰۳ھ |
| تفسیر صاوی | علامہ احمد بن محمد صاوی متوفی ۱۲۴۱ھ |
| تفسیر روح المعانی | علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۷۰ھ |
| تفسیر روح البیان | امام اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۱۳۷ھ |
| تفسیر کشاف | جار اللہ زمخشری، ۵۳۸ھ |



| نام کتاب | صاحب کتاب |
| --- | --- |
| تفسیر مظہری | علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۱۲۲۵ھ |
| تفسیر ابن کثیر | حافظ ابوالفداء عماد الدین بن کثیر متوفی ۷۷۴ھ |
| تفسیر ابن عباس | ابوطاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی ۸۱۷ھ |
| تفسیر طبری | امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ |
| کتاب الفتن | امام نعیم بن حماد متوفی ۲۲۸ھ |
| مفردات | امام حسین بن محمد راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ |
| اسباب النزول | علی بن احمد واحدی |
| سیرت ابن ہشام | ابومحمد عبدالملک بن ہشام |
| معجم کبیر | حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ |
| الاصابہ | امام احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۸۵۲ھ |
| بغوی | امام ابومحمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ، متوفی ۵۱۶ھ |
| حدائق بخشش | ۱۹۲۱ء |
| فیض بخشش | از مصنف |

# مرزائی کتب

| | |
| --- | --- |
| مسئلہ وحی ونبوت کے بارے اسلامی نظریہ | مرزا بشیر الدین قادیانی |
| انوار العلوم جلد ۲۳ مجموعہ کتب | مرزا بشیر الدین قادیانی |
| انوار القرآن | بشارت قادیانی |
| ختم نبوت اور تحریک احمدیت پر تبصرہ | قاضی نذیر قادیانی |

## مصنف کی دیگر کتب

- الحجج القاطعہ فی رد البراہین الواضحہ معروف بہ منکرین بعد از نماز جنازہ کا رد بلیغ ———— (مطبوعہ)
- سراپائے مصطفیٰ از کلام رضا ———— (مطبوعہ)
- میر کاذباں مرزائے قادیاں ———— (مطبوعہ)
- مسلمانوں اور مرزائیوں میں فرق ———— (مطبوعہ)
- صنعتِ تجنیس اور اعلیٰ حضرت کی قادر الکلامی ———— (مطبوعہ)
- دستگیر غلام اردو ترجمہ مصباح الظلام ———— (زیر طبع)
- فیض بخشش (نعتیہ دیوان) ———— (زیر طبع)
- الفرقان فی ردِ فتنۂ قادیان {مجلد} ———— (غیر مطبوعہ)
- معیار نبوت و ردِ مرزائیت ———— (غیر مطبوعہ)
- آیتِ ختم نبوت و ردِّ مرزائیت ———— (غیر مطبوعہ)
- علامہ اقبال اور ردِ مرزائیت ———— (غیر مطبوعہ)
- حقانیت اہلسنّت ———— (غیر مطبوعہ)
- صحابیات رسول کی علمی و فقہی خدمات ———— (غیر مطبوعہ)
- فیض نور اردو ترجمہ درِ منثور (تاریخ مدینہ) ———— (غیر مطبوعہ)
- شرفِ صحابیت اردو ترجمہ تحقیق منیف الرتبہ ———— (غیر مطبوعہ)
- البیان المقبول فی نسب الرسول ———— (غیر مطبوعہ)
- الدقائق فی الحدائق معروف بہ ”حدائق بخشش بحرِ بلاغت ———— (غیر مطبوعہ)